سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

بدھ،24۔اکتوبر2018

(یوم الاربعاء،14۔صفر المظفر1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرا اجلاس

جلد 3 : شمارہ: 5

161

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24-اکتوبر2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال19-2018پر عام بحث"

163

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

بدھ، 24-اکتوبر 2018

(یوم الاربعاء، 14-صفر المظفر 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر ایک بج کر 19 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باالله من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝١ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٤

سُوۡرَةُ الجُمُعَة آيات 1 تا 4

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے (1) وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمدؐ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے (2) اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں سے) نہیں ملے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے (3) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے (4)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپؐ کے آستانے کی کیا بات ہے
لاکھوں نانے بھی ہیں اور نواسے بھی ہیں
ابن حیدرؓ کے نانے کی کیا بات ہے
فاطمہؓ و علیؓ اور حسینؓ و حسنؓ
مصطفیٰؐ کے گھرانے کی کیا بات ہے
تک کے بولے نکیرین حاکم
مصطفیٰؐ کے دیوانے کی کیا بات ہے

حلف

نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے نئے منتخب ہونے والے معزز ممبران حلف اُٹھائیں گے۔ میں نئے منتخب ہونے والے معزز ممبران سے کہوں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں، حلف لیں اور پھر حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کریں۔

(اس مرحلہ پر چھ نو منتخب معزز ممبران نے حلف لیا اور حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

1۔	جناب افتخار احمد خان	پی پی-3
2۔	جناب ناصر محمود	پی پی-27
3۔	جناب جعفر علی	پی پی-103
4۔	جناب سہیل شوکت بٹ	پی پی-164
5۔	ملک سیف الملوک کھوکھر	پی پی-165
6۔	سردار اویس احمد خان لغاری	پی پی-292

(اس مرحلہ پر حلف کے رجسٹر پر دستخط کرنے کے بعد نو منتخب معزز ممبران ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی تحریک پیش کریں۔

تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 187 کے تحت سپیشل کمیٹی کی تشکیل کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں رولز آف پروسیجر 1997 کے رول 187 کے تحت یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبہ پنجاب میں مالی سال 08-2007 میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی تاخیر سے ان کی لاگت میں اضافہ ہونے کی وجوہات، تاخیر کی ذمہ داری کے تعین، نیز ان میں ہونے والی بے ضابطگیوں کی تحقیقات اور اس سے متعلقہ معاملات، نیز کسی دیگر معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران

اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی نمبر 2 تشکیل دی جائے اور اس میں دوسرے ممبران کو co-opt کرنے کی بھی اجازت دی جائے۔

1۔ جناب محمد بشارت راجا (وزیر قانون و پارلیمانی امور)
2۔ چودھری ظہیر الدین (وزیر پبلک پراسیکیوشن)
3۔ مخدوم ہاشم جواں بخت (وزیر خزانہ)
4۔ سردار محمد آصف نکئی (وزیر مواصلات و تعمیرات)
5۔ جناب محمد لطاسب ستّی
6۔ چودھری ساجد محمود
7۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ
8۔ محترمہ زینب عمیر
9۔ محترمہ خدیجہ عمر
10۔ جناب رئیس نبیل احمد
11۔ ملک غلام قاسم ہنجرا
12۔ جناب نذیر احمد چوہان

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ پنجاب میں مالی سال 08-2007 میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی تاخیر سے ان کی لاگت میں اضافہ ہونے کی وجوہات، تاخیر کی ذمہ داری کے تعین، نیز ان میں ہونے والی بے ضابطگیوں کی تحقیقات اور اس سے متعلقہ معاملات، نیز کسی دیگر معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی نمبر 2 تشکیل دی جائے اور اس میں دوسرے ممبران کو co-opt کرنے کی بھی اجازت دی جائے۔

1۔ جناب محمد بشارت راجا (وزیر قانون و پارلیمانی امور)
2۔ چودھری ظہیر الدین (وزیر پبلک پراسیکیوشن)
3۔ مخدوم ہاشم جواں بخت (وزیر خزانہ)
4۔ سردار محمد آصف نکئی (وزیر مواصلات و تعمیرات)
5۔ جناب محمد لطاسب ستّی
6۔ چودھری ساجد محمود
7۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ

8- محترمہ زینب عمیر
9- محترمہ خدیجہ عمر
10- جناب رئیس نبیل احمد
11- ملک غلام قاسم ہنجرا
12- جناب نذیر احمد چوہان

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبہ پنجاب میں مالی سال 08-2007 میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی تاخیر سے ان کی لاگت میں اضافہ ہونے کی وجوہات، تاخیر کی ذمہ داری کے تعین، نیز ان میں ہونے والی بے ضابطگیوں کی تحقیقات اور اس سے متعلقہ معاملات، نیز کسی دیگر معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی نمبر 2 تشکیل دی جائے اور اس میں دوسرے ممبران کو co-opt کرنے کی بھی اجازت دی جائے۔

1- جناب محمد بشارت راجا (وزیر قانون و پارلیمانی امور)
2- چودھری ظہیر الدین (وزیر پبلک پراسیکیوشن)
3- مخدوم ہاشم جواں بخت (وزیر خزانہ)
4- سردار محمد آصف نکئی (وزیر مواصلات و تعمیرات)
5- جناب محمد لطاسب ستی
6- چودھری ساجد محمود
7- جناب محمد منیب سلطان چیمہ
8- محترمہ زینب عمیر
9- محترمہ خدیجہ عمر
10- جناب رئیس نبیل احمد
11- ملک غلام قاسم ہنجرا
12- جناب نذیر احمد چوہان

(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث

جناب سپیکر: جی، اب سالانہ بجٹ 19-2018 پر بحث کا آغاز کیا جاتا ہے۔ جی، جناب فیصل حیات!

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (جناب فیصل حیات): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ 19-2018 کا بجٹ میرے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور یہ بجٹ انتہائی اہمیت کا حامل اس وجہ سے ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اپنا پہلا بجٹ اُن حالات میں پیش کر رہی ہے جن حالات میں صوبہ پنجاب کا خزانہ بالکل خالی ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے بڑی محنت کے ساتھ یہ بجٹ تیار کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کریڈٹ معزز وزیر خزانہ اور اُن کی ٹیم کو جاتا ہے جنہوں نے بڑے مختصر ٹائم میں بڑی محنت کے ساتھ اس بجٹ کو تیار کیا۔ اس بجٹ میں جس پہلو کو بھی دیکھا جائے، جس محکمہ کی طرف بھی نظر ڈالی جائے اس بجٹ میں ہر سیکٹر کو focus کیا گیا ہے اور اس بجٹ میں خاص طور پر سوشل سیکٹر پر focus کیا گیا ہے کیونکہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا focus ہے کہ سوشل سیکٹر کو خاص اہمیت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں صوبہ پنجاب کے غریب عوام کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام محکمہ جات خاص طور پر تعلیم، صحت، ہاؤسنگ، آبپاشی، لائیو سٹاک اور زراعت پر focus کیا گیا ہے۔ یہ بجٹ اُس وقت پیش کیا جا رہا ہے جب پچھلی حکومت نے ٹھیکیداروں کو چیک تو دے دیئے لیکن حکومت پنجاب کے خزانے کی صورتحال یہ تھی کہ بنکوں کے پاس ان چیکوں کی ادائیگی کے لئے پیسے نہیں تھے اور یہ کام پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے حکمران بڑے بڑے دعوے کرتے تھے کہ ہم نے پنجاب میں یہ یہ کام کئے ان کاموں کا منہ بولتا ثبوت اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے ٹھیکیداروں کو چیک جاری کر دیئے اور اُن چیکوں کی ادائیگی کے لئے خزانے میں ایک ٹکا موجود نہیں تھا۔ وہ ٹھیکیدار عدالتوں میں گئے اور اب یہ حکومت اُن کو ادائیگیاں کر رہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کے لئے یہ بجٹ ایک چیلنج تھا لیکن بجٹ کے معاملات کو سمجھنے والے لوگ پاکستان تحریک انصاف کے اس پہلے بجٹ کی تعریف کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا تعلق پسماندہ ترین ضلع سے ہے اور میں یہ بات خوشی سے نہیں کر رہا اور مجھے یہ بات کرتے ہوئے کوئی فخر بھی محسوس نہیں ہو رہا لیکن میرا یہ فرض بنتا ہے اور میرا یہ فرض اس لئے بنتا ہے کہ جن لوگوں نے مجھے یہاں بھیجا ہے میرے سر پر اُن کا بوجھ ہے اگر میں یہاں پر اُن لوگوں کی بات کر کے وہ بوجھ ہلکا نہیں کروں گا تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا رہے گا۔

جناب سپیکر! میں حکومت کے حالات کو سمجھنے کے باوجود حکومت کی توجہ اُن ضروری کاموں کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں۔ جب جنوبی پنجاب کا ذکر ہوتا ہے تو اُس وقت بھی ضلع جھنگ کو جنوبی پنجاب کا حصہ نہیں سمجھا جاتا اور جب تخت لاہور والے اپنے پنجاب کی بات کرتے ہیں تو جھنگ سے ان کی بات بھی میں سمجھتا ہوں کہ ختم ہو جاتی ہے حالانکہ ضلع جھنگ وہ ضلع ہے جو 1849 میں بنا تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ قدیم پنجاب کے قدیم ترین اضلاع میں سے ایک ضلع جھنگ ہے لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ اس بجٹ میں جھنگ کے لئے خاطر خواہ بجٹ رکھا گیا ہے لیکن جو ضلع جھنگ deserve کرتا تھا شاید اتنے پیسے اس کے لئے نہیں رکھے گئے۔ یہاں پر پہلے بھی ممبران اسمبلی نے اپنی بجٹ تقاریر میں ذکر کیا خاص طور پر جھنگ یونیورسٹی کا ذکر کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جھنگ یونیورسٹی اس علاقہ کے لئے بہت اہم ہے اس لئے اس یونیورسٹی کے لئے بجٹ میں allocation ہونی چاہئے۔ اگر بجٹ میں نہیں ہو سکی تو میں سمجھتا ہوں کہ supplementary grant میں اس کا کچھ نہ کچھ focus ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق اٹھارہ ہزاری تحصیل سے ہے۔ گورنمنٹ کے پاس جو وسائل موجود تھے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹھارہ ہزاری کو حصہ ضرور دیا گیا ہے لیکن اس کا حق اس سے کہیں زیادہ بنتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر جھنگ کی تحصیلوں کا موازنہ کیا جائے تو اٹھارہ ہزاری وہ تحصیل ہے جو انتہائی پسماندہ ہے۔ اس میں دو دریا ہیں اور تھل کا علاقہ ہے، دریاؤں کے درمیان علاقے کو کچی کا علاقہ کہا جاتا ہے لیکن جب کچی کا ذکر کیا جائے تو لوگ سمجھتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کچی کا علاقہ پسماندہ ترین علاقہ ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ اٹھارہ ہزاری کے ڈگری کالج کے لئے، کوٹ شاکر کے ڈگری کالج کے لئے، ان کے ہسپتالوں کے لئے، آبپاشی وہاں بہت اہم ہے کیونکہ وہاں دو دریا جہلم اور چناب ملتے ہیں۔ ہیڈ تریموں براج کی extension ہو رہی ہے جس کی ابتداء بھی آپ کے

دور میں ہوئی کیونکہ اس کی model studyاس وقت ہوئی جب آپ وزیر اعلیٰ تھے۔ اس پر کام ہو رہا ہے لیکن اس میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جن پرfocus کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر ان کو focusنہ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ extensionکا یہ منصوبہ جو کہ 10۔ارب روپے کا ہے اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہو گا۔ اٹھارہ ہزاری تریموں براج سے لے کر گڑھ مہاراجا تک اگر بند نہ بنائے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں دو شوگر ملیں ہیں اٹھارہ ہزاری سے گڑھ مہاراجا تک لاکھوں لوگ سیلاب کی وجہ سے تباہ و برباد پہلے ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں یہاں وزیر خزانہ اور وزیر آبپاشی تشریف رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری ان سے التماس ہے کہ اس منصوبے کو reviseکر کے اٹھارہ ہزاری تریموں سے لے کر گڑھ مہاراجا تک بند کی extensionکی جائے۔ اس سے نہ صرف لاکھوں لوگوں کو فائدہ ہو گا بلکہ وہاں کے غریب کسانوں کو فائدہ ہو گا اور جو جھونپڑیوں اور کچے مکانوں میں بیٹھے ہیں ان کو فائدہ ہو گا کیونکہ جب سیلاب آتا ہے تو ان بے چاروں کی تباہی ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا علاقہ پسماندہ علاقہ ہے وہاں ٹی ایچ کیو کی حالت خستہ ہے۔ میری وزیر خزانہ اور وزیر صحت سے گزارش ہے کہ اٹھارہ ہزاری کے ٹی ایچ کیو کے فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔ میں اس حوالے سے مطمئن ہوں کہ اس بجٹ میں تمام چیزوں کو focus کیا گیا ہے۔ میں اس پر گورنمنٹ کا مشکور ہوں لیکن میرا فرض بنتا ہے کہ جہاں کمی ہے بطور ممبر پی پی۔125 اس کی نشاندہی کروں۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ نامساعد حالات میں پیش کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت، وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب اور عمران خان نیک نیتی کے ساتھ اس ملک کی بہتری کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ میں انہیں اس بجٹ کے حوالے سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان الفاظ کے ساتھ اجازت لیتا ہوں کہ جو معروضات آج اس ایوان میں پی پی۔125 کے حوالے سے پیش کی گئی ہیں ان کو ضرور مدنظر رکھا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں صرف بجٹ 2018-19 پر بات کروں گی۔

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پاکستان تحریک انصاف نے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے میں پہلا بجٹ پیش کیا۔ اس ملک کی economy کے جو حالات تھے ان نامساعد حالات کے باوجود 2026۔ارب روپے کا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ یہ بہت خوش آئند بات ہے۔ ہم نے اس بجٹ میں human development کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں اب خادم اعلیٰ کی بات کروں گی کہ یہ جب بھی بات کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے پچھلے دنوں اسمبلی کا جو حال کیا۔ یہ اپنی بات ایک دھیلے سے شروع کرتے ہیں تو they are right, they are absolutely right کہ ان بے چاروں نے کبھی ایک دھیلے کی کرپشن نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر! میں ابھی ان کی کرپشن کے جو facts بتاؤں گی وہ اربوں روپے پر محیط ہیں۔ میں سابقہ حکومت کے facts پر کچھ کام کر کے لائی ہوں کہ 36۔ارب روپے کی اسٹیٹ بنک کی طرف سے credit line تھی جو یہ ساری خرچ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد ابھی میرے بھائی فرما رہے تھے کہ چیک bounce ہوئے۔ انہوں نے 57۔ارب روپے کے چیک مختلف لوگوں کو دے دیئے جبکہ ان کو معلوم بھی تھا کہ خزانے میں ایک روپیہ تک موجود نہیں ہے لیکن اس کے باوجود 57۔ارب روپے کے چیک bounce ہوئے۔ یہ اس صوبہ کے چیک bounce ہوئے ہیں جسے انہوں نے 2008 میں 100۔ارب روپے surplus لیا تھا اور 2018 میں جب یہ اقتدار سے جاتے ہیں تو پنجاب کو 1100۔ارب روپے کا ٹیکہ لگا کر جاتے ہیں یعنی 1100۔ارب روپے کا خسارہ دے کر جاتے ہیں۔ انہوں نے اس کے بعد نہ صرف یہ کیا کہ بجائے یہ لوگوں کی فلاح کا کام کرتے یہ پنجاب کے ملازمین کے provident fund کے بھی پیسے کھا گئے جو ان لوگوں کی فلاح پر لگنے تھے۔ انہوں نے ان ملازمین کے 101۔ارب روپے بھی ہڑپ کر لئے تھے۔

جناب سپیکر! یہ جب بھی آتے ہیں تو طوطے اڑانے والے سرکس کے خادم اعلیٰ کہتے ہیں کہ میرا خاکی کوٹ ہے اس کو بیچ کر اس ملک کا خسارہ پورا کر لیں۔ انہوں نے سابق دور میں جتنے بھی بجٹ پیش کئے ان میں انہوں نے ہمیشہ اپنی خالی اور عام شہرت کے لئے یہ announce کیا کہ ہم نے وزیر اعلیٰ ہاؤس کا بجٹ کم کیا ہے لیکن سال کے وسط میں جا کر یہ اس کو چپکے سے revise کر کے almost double پر لے جاتے تھے۔ انہوں نے 2015-16 میں وزیر اعلیٰ ہاؤس کے

لئے 344 ملین کی budget allocation کی لیکن mid of the year revise کر کے 572 ملین کر دی جو almost double تھی۔ اس کے بعد 2016-17 میں وزیر اعلیٰ ہاؤس کے لئے 423 ملین کی budget allocation کی تھی جس کو انہوں نے پھر سال کے وسط میں almost double کر دیا تاکہ لوگوں کو پتا نہ چلے جو 721 ملین روپے تھا۔ اس کے بعد 2017-18 میں وزیر اعلیٰ ہاؤس کی 492 ملین کی budget allocation show کی اور اس کو revise کر کے 799 ملین کر دیا گیا۔ یہ تھے وہ ذرائع جس سے اس ملک کی معیشت کا جنازہ نکالا گیا۔

جناب سپیکر! ان کا شعبہ تعلیم پر سنجیدگی کا عالم یہ تھا کہ یہ تعلیم کا بجٹ پہلے زیادہ پیش کرتے تھے اور پھر mid of the year half cut کر دیتے تھے اور وہ بھی پورے خرچ نہیں کئے۔ ان کا ایجوکیشن پر focus دیکھیں کہ انہوں نے 2014-15 میں 38.2 بلین روپے رکھے جس کو revise کر کے 19 بلین روپے یعنی almost half کر دیا گیا اس پر بھی ظلم کی بات یہ ہے کہ ان کی ایجوکیشن کبھی priority تھی ہی نہیں کیونکہ یہ جانتے تھے کہ ایجوکیشن آئے گی تو لوگ ان کو کبھی ووٹ نہیں دیں گے۔ تعلیم کا بجٹ 19 بلین کا تھا جس میں سے انہوں نے 17 بلین خرچ کیا اور باقی پیسے ویسے ہی پڑے رہ گئے۔ اسی طرح انہوں نے ہر سال کیا جیسے اگلے سال انہوں نے 44 بلین رکھا اور اس میں سے 19 بلین cut کر کے کر دیا۔ اس کے بعد 2016-17 میں 63 بلین تھا اسے 40 بلین کر دیا۔ یہ ہمیشہ ایجوکیشن کے بجٹ میں کمی کرتے رہے اور اپنے expenditures بڑھاتے رہے۔ سابقہ حکومت جس طرح اس خزانے کا حال کر کے گئی ہے اس سے یہ واضح ہے کہ human development کبھی بھی ان کی priority نہیں تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتی ہوں کہ گزشتہ پانچ سالوں میں صحت پر انہوں نے 213-ارب روپے لگائے اور infrastructure پر 680-ارب روپے لگائے۔ اس میں priority یہ تھی کہ ایک طرف میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین تھی کیونکہ ان سے انہوں نے ارب ہا روپے کی کرپشن کرنی تھی اور دوسری طرف ہماری بیٹیاں سڑکوں پر بچوں کو جنم دے رہی تھیں۔ ہسپتالوں کی ایمرجنسی کے باہر یا ایک بیڈ پر dead body پڑی ہے اور دوسری طرف patient پڑا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے اس بجٹ میں چھوٹے کسانوں کی فصلوں پر جو انشورنس دی ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ یہ بہت بڑی بات ہے کیونکہ جو ہمارے غریب کسان بھائی ہیں ان کے لئے یہ چیز life saving کے طور پر کام آئے گی۔ پتا نہیں خواتین کے لئے وقت کیوں کم کر دیا جاتا ہے ہم بات شروع کرتی ہیں تو announce ہو جاتا ہے کہ we are going to stop? میں یہ کہوں گی کہ ہماری economy ventilator پر تھی تو انشاء اللہ ہمارا اگلا بجٹ ہماری ideology and philosophy کو represent کرے گا جس میں ہم انشاء اللہ each and every sector کو cover کریں گے۔

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں یہ بڑی اچھی بات ہے کہ خیبر پختونخوا میں 50 فیصد تک غربت میں کمی آئی ہے یہ international statistics ہیں۔

جناب سپیکر! میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ جو کہ یہاں پر موجود نہیں ہیں میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ خیبر پختونخوا میں ہیلتھ انشورنس کارڈ دیئے گئے ہیں۔ جیسے ابھی ایک بھائی بتا رہے تھے کہ یہ جھنگ میں دیئے جا رہے ہیں تو That is for everyone and that is not only for those districts اس میں پورے پنجاب کو cover کیا جائے گا تو یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ خادم اعلیٰ نے تمام failed projects دیئے ہیں جیسا کہ انہوں نے اورنج لائن ٹرین launch کی تھی اسی طرح کے باقی بھی failed منصوبہ جات تھے۔ یہ جس شہر میں بھی جاتے ہیں ان کو کہتے ہیں کہ ہم آپ کو میٹرو بس دیں گے تو لوگوں کو پتا نہیں کہ ایک میٹرو بس لینے کا نقصان کیا ہے؟ ہمارے ہمسایہ ملک کے شہر دہلی کی میٹرو بس میں روزانہ 28 لاکھ مسافر سفر کرتے ہیں، اس کا فاصلہ 190 کلو میٹر ہے اور اس کا سالانہ خسارہ ایک ارب 63 کروڑ روپے ہے لیکن اب آپ خادم اعلیٰ کی میٹرو اعلیٰ کا حال سنیں کہ مسافروں کی تعداد صرف 2 لاکھ فاصلہ 30 کلو میٹر اور 2۔ارب 25 کروڑ روپے کا خسارہ ہے تو ایک غریب ملک کس طرح اتنے بڑے خسارے کا متحمل ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر! میں آخری بات کر کے اپنی speech wind up کروں گی ہم یہاں پر پبلک نمائندہ ہونے کی حیثیت سے بیٹھے ہیں اور جن لوگوں کے لیڈر بن کر ہم یہاں پر بیٹھے ہیں مجھے لگتا ہے ان میں سے 61 فیصد ایسے لوگ ہیں جو کہ 2 ڈالر سے کم کی آمدن میں زندگی گزار رہے ہیں اور اتنی کم آمدنی میں اس مہنگائی کے دور میں زندگی بسر کرنا کتنا مشکل ہے اس کا ہم بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری نظر میں عوام کا نمائندہ ہونا سب سے بڑا privilege ہے وہ اس لئے کہ یہ اتنے بڑے اعزاز کی بات ہے جو کسی جرنیل، میڈیا ہاؤسز، بزنس مین یا کسی بھی صنعتکار کی قسمت میں نہیں ہوتی لیکن شرط یہ ہے کہ جب ہم عوامی نمائندے بن جاتے ہیں تو ہمارے پیسے ریڑھی بان، فالودہ فروش اور رکشے والوں کے اکاؤنٹس سے نہ ملیں تب مزہ ہے۔ جب صاف پانی کی بات کی جائے تو مینجمنٹ کمپنی، 2 روپے کی روٹی، آشیانہ ہاؤسنگ سکیم، میٹرو بس کی انکوائری کی تو۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! تو ہم چیخیں مارنا نہ شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کی ہے آخر میں اس دعا کے ساتھ کہ جو ذمہ داری ہم لے کر اس ایوان میں آئے ہیں اس کو پورا کریں۔ جمہوریت کو قائم رکھنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ:

Free and fair election, transparency and no corruption.

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب راجہ یاور کمال خان اپنی تقریر کریں۔

راجہ یاور کمال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ آپ نے اس انتہائی اہم بجٹ اجلاس میں مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ جب یہ ملک انٹرنیشنل ٹاسک فورس اور فنانشل ٹاسک فورس کی گرے لسٹ میں تھا اور fiscal deficit ہونے کے باوجود ان نامساعد حالات میں اتنا متوازن بجٹ پیش کیا گیا تو اس کے لئے میں معزز وزیر خزانہ اور ان کی تمام ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن میں ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ متوازن بجٹ تو ضرور ہے لیکن یہ بہت بہتر بھی ہو سکتا تھا۔ انہوں نے ایجوکیشن اور ہیلتھ کے حوالے سے بجٹ میں رقم زیادہ تو رکھی ہے لیکن یہ کہا گیا کہ جنوبی پنجاب زیادہ پسماندہ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ 10 سال جو حکومت رہی اس ڈاکو اعلیٰ نے پنجاب کا بیڑا غرق کر دیا۔ ہمارے علاقے میں جو دیہات تھے وہ بھی ان 10 سالوں میں پسماندہ ہو چکے ہیں ان کو چاہئے کہ ہمارے علاقوں کی طرف بھی توجہ دیں۔ ہمارے پاس THQs نہیں ہیں اگر ہمارے RHCs کو modern RHCs میں بدل دیا جائے تو اس طرح حکومت پر بوجھ بھی نہیں آئے گا اور ہماری تحصیلوں کے مسئلے بھی حل ہو جائیں گے پھر وہاں پر آپریشن تھیٹر بھی operational ہو گا اور سپیشلائزڈ سرجن بھی وہاں پر بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ صحت کے حوالے سے صرف جنوبی پنجاب کو سامنے رکھ کر ترقیاتی پالیسی نہ بنائی جائے۔ ہمارے ہاں بہت پسماندگی ہے کیونکہ انہوں نے 10 سالوں میں تمام بجٹ اٹھا کر تخت لاہور کو concrete jungle بنانے کے لئے لگا دیا۔ آج بنچز خالی ہیں اور اپوزیشن یہاں پر نہیں آتی بلکہ باہر ہی سرکس لگاتی ہے۔

جناب سپیکر! یقین جانئے کہ ان کو بھی پتا ہے یہ اس لئے یہاں پر شور ڈالتے اور غیر اخلاقی گفتگو کرتے ہیں کہ ان کو 10 سالوں میں بولنے کا موقع نہیں ملا۔ ان کی direction ہے کہ یہ ہاؤس میں آکر شور ڈالیں۔

جناب سپیکر! ان کو یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ مسلم لیگ (ن) والے ہمیشہ باہر جا کر کہتے ہیں کہ ووٹ کو عزت دو کیونکہ ہم غریبوں کے ساتھ ہیں تو یہ بجٹ آپ، میرے اور نہ ہی یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران تشریف فرما ہیں ان کے لئے ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کے لئے تھا۔ اگر ان کو غریبوں کا درد اور پنجاب کا خیال ہوتا تو وہ کم از کم آج اس بجٹ بحث میں حصہ لینے کے لئے یہاں پر ضرور تشریف لاتے۔ یہاں نہ آکر انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کو پنجاب کی ترقی اور پنجاب کی عوام سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ ان کو تو صرف اپنے لیڈروں کی لوٹی ہوئی دولت کو چھپانے کی ہمدردی ہے اگر یہ ان سے اتنے ہی مخلص تھے تو یہاں آکر وہ اس طرح دھینگا مشتی نہ کرتے۔ جہاں ان کا ڈاکو قید ہے وہاں یہ جاتے ہی نہیں ہیں اور وہاں ان سے احتجاج ہی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی گزارش کروں گا کہ یہاں پر جو تحریک استحقاق پیش ہوئی اور پورے ہاؤس نے کہا کہ ہم اس تحریک کے حق میں ہیں اور ہمارے لاء منسٹر صاحب جو کہ بہت جہاں دیدہ شخصیت ہیں نے اس پر بڑی مفصل گفتگو بھی کی۔ میں یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران تشریف فرما ہیں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ 16-اکتوبر 2018 کا قصہ نہیں ہے بلکہ پہلے دن جب حلف برداری کی تقریب ہوئی تب سے لے کر 16 تاریخ تک انہوں نے یہاں پر تماشا لگائے رکھا اور جو غیر اخلاقی اور غیر پارلیمانی گفتگو ہوئی اس کے دوران آپ نے جس طرح restraint اور بردباری کا مظاہرہ کیا اور جس طرح آپ نے اس ہاؤس کو چلایا تو میں اس ہاؤس کے توسط سے چاہوں گا کہ ہم سب آپ کو اس بات پر خراج تحسین پیش کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ نے یہ ثابت کیا کہ آپ ایک بردبار، وضع دار اور صحیح معنوں میں speakership کے اہل تھے۔ کل ہم اپوزیشن لیڈر صاحب کی ٹی وی پر گفتگو سن رہے تھے وہ چیخ

چیخ کر کہہ رہے تھے کہ ہمارے ووٹ چوری ہوگئے توان کے ووٹ چوری نہیں ہوئے۔آج میں اس ایوان میں کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ قانون یا حالات اس بات کی اجازت دیں آپ کا دوبارہ الیکشن ہو تو میں اپوزیشن لیڈر صاحب کو چیلنج کرتا ہوں تو اب آپ کے لئے 221 نہیں بلکہ 321 ووٹ ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!آخر میں اپنے ان خالی بنچز کی اپوزیشن کو ایک شعر نذر کرتا ہوں:

ادب کا تقاضا ہے ورنہ سوچو تو میر
جو سن سکتا ہے وہ بول بھی سکتا ہے

جناب سپیکر: جی، اب محترمہ زینب عمیر بات کریں۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اب محترمہ نیلم حیات ملک اپنی بات کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!میں سب سے پہلے اپنی اور معزز ایوان کی طرف سے ملکی وقار کو داؤ پر لگائے بغیر سعودی عرب کے کامیاب دورے پر اپنے چیئرمین اور وزیراعظم عمران خان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!بجٹ کے حوالے سے ہمارے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔صوبہ پنجاب کی معاشی بحالی کی طرف یہ بجٹ ایک اہم قدم ہے۔یہ پہلا بجٹ ہے جس میں اعداد و شمار کا گورکھ دھندا نہیں رکھا گیا۔وزیراعلیٰ ہاؤس کے اخراجات میں بھی ایک چوتھائی کمی کی گئی ہے، پروٹوکول کے اخراجات کو کم کیا گیا ہے اور ملکی خزانے پر دباؤ بھی کم کیا گیا ہے۔اس بجٹ میں امراء پر ٹیکس کا بوجھ ڈال کر غریب کو ریلیف دیا گیا ہے جو کہ پی ٹی آئی کا ایک ایجنڈا بھی تھا۔آئندہ بجٹ میں ہمیں اپنی گورنمنٹ سے پوری امید ہے کہ غریبوں کو مزید ریلیف ملے گا۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ مجھے متعلقہ منسٹر صاحب سے ایک گزارش بھی کرنی ہے جس کے حوالے سے میں چھوٹا سا مسئلہ پیش کروں گی۔جہاں پر قبضہ گروپوں سے بہت سی زمینوں کو واگزار کروایا جا رہا ہے وہاں پر میری چھوٹی سی request ہے کہ غریب لوگ جو پچھلے 30 سال سے مارے مارے پھر رہے تھے اُن کے پاس روزی روٹی کا کوئی بندوبست نہیں تھا کیونکہ سابقہ حکومتیں ان کا بجٹ اور سارے ٹیکسوں کے پیسے لندن کے فلیٹوں میں لے جا کر رکھ دیتے تھے اس لئے غریبوں کو جہاں پر بھی روزگار کا موقع ملا انہوں نے کام شروع کیا یعنی کسی غریب نے ریڑھی لگالی تو کسی

نے چھابڑی لگالی۔ میں یہ بات اس لئے کر رہی ہوں کیونکہ میرا ایک مفت سکول ہے جسے میں ایک slum area میں چلاتی ہوں اس لئے وہاں کے خاندانوں سے میرا رابطہ ہے وہاں پر چھابڑی فروشوں، رنگ سازوں اور maids کے بچے ہیں۔ جب مجھے پتا چلتا ہے کہ اُن کا کاروبار وہاں سے اٹھا دیا گیا ہے اور اُن کے گھر میں چولہا نہیں جل رہا تو میں متعلقہ وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گی کہ پہلے اُن کو مناسب جگہ دی جائے پھر اُن پر ہاتھ ڈالا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بجٹ کا ایک بڑا قدم یہ ہے کہ 48۔ارب روپے کی رقم surplus کے طور پر ملک کو درپیش ہنگامی بحران سے نپٹنے کے لئے رکھی گئی ہے جس کا پہلے کبھی خیال نہیں کیا گیا۔ معزز ایوان کو معلوم ہے کہ 90 لاکھ بچے سکول سے باہر ہیں جبکہ موجودہ حکومت نے 373۔ارب روپے کا بجٹ ایجوکیشن کے لئے رکھا ہے جو گزشتہ بجٹ سے 28۔ارب روپے زیادہ ہے۔ ہماری حکومت معاشی بحران کے باوجود تعلیم کو اوّلین ترجیح دینے جا رہی ہے مثلاً کالجز کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ماڈل کالجز بنانے کا اعلان کیا گیا ہے اور اس مالی سال میں شمالی، جنوبی اور وسطی پنجاب میں تین اعلیٰ معیار کی یونیورسٹیوں کے لئے feasibility study کروائی جا رہی ہے۔ بجٹ کے معیاری ہونے کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ پچھلے سال صحت کے لئے 8 فیصد بجٹ رکھا گیا تھا جبکہ اس دفعہ 14 فیصد بجٹ رکھا گیا ہے اور یہ عوام دوست بجٹ ہونے کا ثبوت ہے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ سرکاری محکموں کے سربراہوں کو کہا گیا ہے کہ مہینے میں کم از کم دو دفعہ پنجاب کے کم ترقی یافتہ علاقوں کا دورہ کر کے عوام کے مسائل معلوم کریں۔

جناب سپیکر! بجٹ میں ایک انقلابی قدم زراعت کے حوالے سے بھی اٹھایا گیا ہے کیونکہ کسی بھی ملک کی ترقی میں زراعت ایک ریڑھ کی ہڈی کا کام کرتی ہے۔ کسانوں کی خوشحالی کے لئے گزشتہ حکومت میں 81۔ارب 30 کروڑ کی رقم مختص کی گئی تھی جبکہ اب 93۔ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے جو کہ ملک کی ترقی پر خرچ کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں آخر پر یہ کہوں گی کہ ہماری حکومت سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ جن جن مدوں میں یہ بجٹ مختص کیا گیا ہے ہم نہایت ہی ایمانداری اور خدا کو حاضر ناظر جان کر عوام کا پیسا عوام کی فلاح پر خرچ کریں گے نیز ہم اپنے چیئرمین اور وزیراعظم جناب عمران خان کے وژن کو آگے بڑھاتے ہوئے اُن کی عزت کا خیال بھی رکھیں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب جاوید کوثر!

جناب جاوید کوثر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آج آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں اس معزز ایوان میں بجٹ پر بات کر سکوں۔ میں چونکہ پہلی دفعہ اس ایوان میں منتخب ہو کر آیا ہوں تو میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی یہاں پر بیٹھیں گے، ہمارے بجٹ پر تنقید کریں گے اور ہمیں بتائیں گے کہ ہم نے اس بجٹ میں کیا کیا نقائص چھوڑے ہیں لیکن یہ دیکھ کر ہمیں بڑا ہی دکھ ہوا کہ انہوں نے بجٹ پر حصہ لینے کی بجائے ایوان کے تقدس کو پامال کیا اور ایوان سے بھاگنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی جو کہ انتہائی دکھ کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے معزز وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک بڑا متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔ انہوں نے صحت اور تعلیم کے شعبے پر خصوصی توجہ دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم اور صحت کے لئے جو بجٹ رکھا گیا ہے اس کے استعمال سے انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب میں صحت اور تعلیم کا نظام بہتر ہوگا۔ میں منتخب ہونے کے بعد اپنے حلقہ پی پی۔8 گوجر خان کا دورہ کرتے ہوئے سکولوں میں گیا، کالجوں میں گیا، BHUs اور THQ ہسپتال میں گیا تو میں نے وہاں پر سوائے بربادی اور تباہی کے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ جنہوں نے اس صوبے پر دس سال مسلسل حکومت کی انہوں نے ان شعبوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

جناب سپیکر! میں جس سکول میں گیا ہوں وہاں پر اساتذہ نہیں ہیں، جس BHU میں گیا ہوں وہاں پر ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف نہیں ہے، جس کالج میں گیا ہوں وہاں پر سٹاف نہیں ہے اور اس کے علاوہ گوجر خان کے THQ ہسپتال میں کوئی سپیشلسٹ ڈاکٹر موجود نہیں ہے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان شعبوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے 2005 میں گوجر خان کا دورہ کیا تھا تب آپ نے ٹراما سنٹر کا سنگ بنیاد رکھا جس کی 2008 میں بلڈنگ مکمل ہوئی۔ (ن) لیگ کی حکومت میں خادمِ اعلیٰ کہتے تھے کہ ہم نے صحت اور تعلیم پر بڑی توجہ دی ہے لیکن چونکہ اس THQ ٹراما سنٹر پر آپ کی تختی لگی ہوئی تھی اس لئے انہوں نے پورے دس سال اس ٹراما سنٹر کو functional نہیں کیا۔ آپ کی موجودگی میں میری وزیر خزانہ اور وزیر صحت سے یہ التماس ہے کہ ٹراما سنٹر کو functional کیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ تعلیم کے شعبہ کے لئے 2002 میں گوجر خان میں جی ٹی روڈ پر یونیورسٹی بنانے کے لئے تقریباً 900 کنال اراضی acquire کی گئی تھی لیکن آج تک وہ یونیورسٹی بھی نہیں بن سکی لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ گوجر خان کے لئے یونیورسٹی کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔

جناب سپیکر! تیسری چیز یہ کہ THQ ہسپتال کو upgrade کیا جائے، میرے حلقہ میں دو نشان حیدر ہیں کیونکہ سب سے زیادہ ہمارے لوگ یورپ میں مقیم ہیں جو اربوں روپے کا زرمبادلہ بھیجتے ہیں لیکن اُن کے لئے صحت اور تعلیم کی کوئی بنیادی سہولت موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا صرف اور صرف یہ مطالبہ ہے کہ میرے حلقے میں صحت اور تعلیم کے شعبوں پر رقم خرچ کی جائے بجائے اس کے کہ روڈز اور گلی نالوں کی سیاست کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ ضرورت تعلیم اور صحت کی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ گوجر خان پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے کیونکہ اس سے چھوٹی چھوٹی تحصیلیں بھی ضلع بن چکی ہیں لہٰذا گوجر خان کو بھی ضلع کا درجہ دیا جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے قصبے دولتانہ کو بھی تحصیل کا درجہ دیا جائے۔ اگر یہ مطالبے مان لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے گوجر خان میں بڑی تبدیلی آئے گی اور بہتری ہوگی۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ کو اور معزز وزیر خزانہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس دن ہنگامہ آرائی ہو رہی تھی اور افراتفری پھیلائی جا رہی تھی تب آپ نے بڑے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاؤس کو conduct کیا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ سیمن گل خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں محترمہ عابدہ بی بی!

محترمہ عابدہ بی بی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرحیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اپنی پنجاب حکومت اور معزز وزیر خزانہ کو بہت بہت مبارکباد دیتی ہوں کہ ان بُرے حالات کے اندر جب پچھلی حکومت کی کرپشن، ناقص پالیسیوں اور بے شمار خسارے کے ساتھ انہیں حکومت ملی اس کے باوجود انہوں نے اتنا اچھا عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ جیسا کہ ہمارے عوام دوست بجٹ میں سے 373۔ارب روپے کا بجٹ تعلیم کے لئے رکھا گیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ہی مبارکباد کی بات ہے۔ ان حالات میں جناب عمران خان کا جو نظریہ تھا کہ جب ہماری حکومت ہو گی تو آتے ہی ہم تعلیم کے اوپر ایمرجنسی لگائیں گے اور تعلیم کے اوپر focus کیا جائے گا تو تعلیم کے اوپر focus کیا گیا ہے۔ 1284۔ارب روپے صحت کے لئے رکھے گئے، 20۔ارب 50 کروڑ روپے صاف پانی کے لئے رکھے گئے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ میرا تعلق پی پی-6مری سے ہے۔آپ کو اور تمام لوگوں کو معلوم ہے کہ پی پی-6مری پنجاب کا بہت ہی اہم area ہے۔ میں وہاں کی حالت بتانے سے پہلے سب کو یہ بھی یاد کرادوں کہ میں جس علاقے کا ذکر کرنے جارہی ہوں وہ کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے کہ ہم پہلے پارلیمنٹیرین ہیں جو یہاں پر آئے۔ جناب شاہد خاقان عباسی وزیراعظم پاکستان رہے لیکن تب بھی ہماری حالت زار یہی رہی۔ شاہد خاقان عباسی صاحب کو وہاں پر لوگوں نے reject کر دیا جس کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں نے کہا کہ آپ تو وزیراعظم تک بن گئے اور اس سے آگے کیا عہدہ ہوگا مگر ہماری حالت پھر بھی نہیں بدل سکی۔

جناب سپیکر! ہمارے سکولوں کی حالت بہت خراب ہے۔ میں شروع کرتی ہوں یونین کونسل انگوری سے کہ جب سے میں پیدا ہوئی ہوں تو وہاں موضع مینگل کے اندر ایک پرائمری سکول دیکھ رہی ہوں۔آپ یہاں سے idea لگا سکتے ہیں کہ ہمارے اتنے بڑے بڑے سیاستدان ان اسمبلیوں میں آئے لیکن اس سکول کی حالت نہیں بدلی۔اس سکول کی حالت زار جاکر دیکھیں کہ وہاں صرف تین کمرے بنے ہوئے ہیں اور اس وقت ہمارے بچے ان کمروں میں بیٹھ کر نہیں پڑھ رہے کیونکہ وہ عمارت گرنے والی ہے۔ پچھلی حکومتوں کو بار بار یہاں پر یاد کروایا گیا اور لوگوں نے request بھی کی کہ یہ عمارت گرنے والی ہے۔آپ کو پتا ہے کہ وہاں کا موسم چونکہ بہت سخت ہوتا ہے اور پرائمری کلاس کے چھوٹے معصوم بچے کمروں سے باہر بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سکول کے علاوہ بھی اگر آپ دوسرے سکولوں میں جائیں، منٹی سکول میں جائیں، کروٹ سکول میں جائیں یا پورے پی پی-6 کے سکولوں میں جائیں تو کسی سکول کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔ صرف ووٹ لینے کے لئے لوگوں کو کہا گیا کہ سکول کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے، لیکن اپ گریڈ نہیں کیا گیا کیونکہ ہمارے علاقے میں جنگل ہوتا ہے، ہماری بچیاں اور چھوٹے بچے دو، دو گھنٹے پیدل چل کر سکولوں میں جاتے ہیں۔ ہمارے پاس سڑکیں نہیں ہیں، پہاڑی علاقہ ہے، سخت علاقہ ہے، سخت موسم ہے اور سکولوں کی جو حالت ہے، جن سکولوں کا میں آپ کو بتا رہی ہوں وہاں بہت سے ایسے سکول ہیں جن کے سامنے سے پانی گزر رہا ہے اور سردیوں کے موسم میں ہمارے بچے اس ٹھنڈے پانی سے گزر کر سکول میں جاتے ہیں اور کمروں کے باہر بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس کوئی کالج موجود نہیں ہے اور صرف مری میں ایک ڈگری کالج ہے۔ مری سے ملحقہ دور دراز کے علاقوں اور گاؤں کے بچے اس کالج میں نہیں جا سکتے اور خاص طور پر بچیاں نہیں جا سکتیں کیونکہ ہمارے علاقے کے لوگ پردہ کرتے ہیں اور بچیوں کو اتنی دور جنگلوں میں سے گزر کر جانا پڑتا ہے تو وہاں پر بچیوں کو نہیں بھیجتے۔ حالات آپ کے سامنے ہیں کہ وہاں پر جگہ جگہ قبضہ مافیا کے لوگ کلاشنکوف لے کر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہماری بچیاں ڈر کے مارے کہیں دور جا کر پڑھ نہیں سکتیں۔ اگر ہم پر مہربانی کی جائے کہ اس بجٹ کے اندر ہمیں کوئی کالج بنا کر دیئے جائیں اور ہمارے سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا جائے تو یہ نہایت ہی مہربانی ہو گی کیونکہ جناب عمران خان کا ہمیشہ سے یہ نعرہ رہا ہے اور ہم تمام خواتین پندرہ پندرہ، بیس بیس سال سے جناب عمران خان کے ساتھ صرف اس مقصد کے لئے ڈٹ کر کھڑی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا تو عوام کے لئے کام کریں گے تو آج ہماری حکومت آ گئی ہے تو ہم اپنے لوگوں کے لئے کچھ کر دکھائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں صحت کے متعلق بات کرتی ہوں کہ بہت سے بھائیوں نے یہاں پر بات کی کہ ان کے علاقوں میں بنے ہسپتالوں میں 20 یا 30 بیڈ ہیں تو جن کے پاس کوئی ہسپتال ہی نہیں، جن کے پاس کوئی ڈسپنسری ہی نہیں اور پورے گاؤں کے لئے بنے ہسپتال میں اگر کسی کو ایک pain killer دوائی چاہئے جو نہیں ملتی تو آپ بتائیں کہ ایسے میں اگر کوئی خاتون زچگی کی حالت میں ہو تو وہ کہاں جائے گی؟ ہمارے مریضوں کو آج کے اس دور میں بھی چارپائیوں پر لٹا کر سر پر اٹھا کر بہت دور تک لایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے سارے points آ گئے ہیں اس لئے اب آپ wind up کر دیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق بہت پسماندہ علاقے سے ہے اس لئے میری آپ سے request ہے کہ میری پوری بات سنی جائے۔ ہمارے سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے، وہاں پر جو ہسپتال اور ڈسپنسریاں بنی ہوئی ہیں انہیں اپ گریڈ کیا جائے۔ پہلے بھی آپ کو یاد کروایا کہ 3۔ ارب روپے سے bulk water کا پروگرام آپ کے زمانے میں شروع کیا گیا تھا جس پر ایک کرپٹ حکومت نے توجہ نہیں دی اور وہ 3۔ ارب روپے ضائع ہو رہے ہیں کیونکہ پانی کے پائپ زنگ آلود ہو رہے ہیں اور مشینری بھی زنگ آلود ہو رہی ہے جس کی وجہ سے ہمارا پیسا ضائع ہو رہا

ہے۔ یہ پروگرام نہ صرف مری بلکہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاقوں میں پانی کی کمی کو پورا کرے گا۔ میری آپ سے پُرزور اپیل ہے کہ اس پروگرام کو مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے لوگوں کو جان بوجھ کر پسماندہ رکھا گیا ہے۔ ایسا نہیں تھا کہ اس اسمبلی میں کوئی لیڈر بولنے والا نہیں تھا بلکہ بولنے والے لیڈر بھی تھے اور سب کچھ تھا مگر انہیں جان بوجھ کر پسماندہ اس لئے رکھا گیا تاکہ وہ ہمیشہ ان پڑھ رہیں، جاہل رہیں اور انہی لوگوں کو ووٹ دیتے رہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو سب سے زیادہ وقت دیا گیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! ایک بہت ہی اہم نکتے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! باقی آپ لکھ کر دے دیں ناں۔ ہم آپ کا لکھا ہوا وزیر خزانہ کو دے دیں گے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! سب سے زیادہ وقت آپ کو ملا ہے۔ آپ کا ایک منٹ پندرہ پندرہ منٹ کا لگ رہا ہے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ میں بات مکمل کر لوں گی۔

جناب سپیکر: چلیں، اچھا ایک منٹ میں wind up کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! وہاں پر ہاؤسنگ سوسائٹیاں بن رہی ہیں چونکہ لوگ غریب ہیں اور ان کے بچے بے روزگار ہیں تو ان کے ہاتھوں میں کلاشنکوفیں دی جاتی ہیں اور بچوں کو نشہ دیا جاتا ہے جس سے ہماری نوجوان نسل خراب ہو رہی ہے تو میری آپ سے request ہے کہ اس پر بھی نظر ثانی کی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں آپ کی مشکور ہوں کہ لگ رہا تھا کہ شاید آج بھی موقع نہ ملے اور میں آج بھی اپنے ان لوگوں کی نمائندگی کرنے سے محروم رہ جاؤں جن کی بہت ساری امیدوں کا ہم لوگ حکومت میں آنے کے بعد مرکز بن گئے۔ میں دوبارہ سے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مالی سال 2018-19 کے سالانہ بجٹ پر بات کرنے کا موقع

فراہم کیا۔ پاکستان تحریک انصاف نے پنجاب کی تاریخ میں پہلا تاریخ ساز بجٹ پیش کیا ہے اور میں اس تاریخ ساز کارنامے پر وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے ان نامساعد حالات میں جب اس صوبے کو بنجر، ویران اور اس کے خزانے کو بالکل خالی کر کے چھوڑ دیا گیا تو انہوں نے 2026۔ارب روپے سے زائد کا بجٹ پیش کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سوشل ویلفیئر ایک اہم شعبہ ہے جسے فعال بنانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ یہ ادارہ اپنے اختیارات کو عوام کی فلاح کی خاطر بہتر طور پر بروئے کار لا سکے اور اس کے قیام کا مقصد حاصل ہو سکے۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو قائم کئے گئے اور اس کے بعد اس ادارے کو فراموش کر دیا گیا۔ بہت ساری وجوہات میں سے بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور جبری چائلڈ لیبر لئے جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ ادارہ اپنے اہداف حاصل نہیں کر سکا۔ اس ادارے کو فعال بنانے اور check & balance رکھنے کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! دارالامان جیسا ادارہ بھی توجہ کا طالب ہے جہاں خواتین خود کو غیر محفوظ محسوس کرتی ہیں اور انہیں ہراساں کیا جاتا ہے تو وہاں پر عملے کی تبدیلی اور تربیت کو یقینی بنا کر اس ادارے کو مضبوط کیا جائے تاکہ بے سہارا خواتین کو ایسی چھت میسر آ سکے جہاں وہ خود کو محفوظ سمجھیں۔ اس بجٹ میں ایجوکیشن کے لئے ایک خطیر رقم مختص کی گئی جو انشاء اللہ و بلا شبہ صوبہ پنجاب کے تعلیمی و تدریسی میدان میں روشنی اور جگمگاہٹ کا باعث بنے گی۔

جناب سپیکر! آئے روز بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے case سامنے آ رہے ہیں جن کی روک تھام کی بہت اشد اور ہنگامی بنیادوں پر ضرورت ہے۔ کیا اسلامی اور فلاحی معاشرے کا دعویٰ کرنے والی قوم کے لئے یہ ایک بہت بڑا المیہ اور سوالیہ نشان نہیں ہے؟ بحیثیت قوم ہمیں شرم آنی چاہئے کہ ہمارے معصوم بچے درندوں کے شر سے محفوظ نہیں ہیں۔ درسگاہیں جہاں بچے تعلیم پاتے ہیں، کھیلوں کے میدان جہاں بچے کھیلتے ہیں، کارخانے جہاں یہ معصوم child labour کرتے ہیں اور گلی کوچے جہاں سے یہ جانیں گزر کر اپنے گھروں کو جاتی ہیں، کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں پر بچے محفوظ ہیں یہ جانور ہر جگہ پر گھات لگا کر ان فرشتوں کا شکار کرتے ہیں۔ ہم پر لازم ہے اور یہ فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں کو وہ اعتماد دیں کہ بچے بغیر کسی خوف اور ڈر کے ہر جگہ آزادی سے گھوم پھر سکیں۔

جناب سپیکر! سپیشل بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ صحت کے شعبہ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، گندا اور مضر صحت پانی ہماری جان کا دشمن بن گیا ہے، ہر شہر اور گلی کوچوں میں کالے یرکان کے مریضوں کی تعداد میں خوف ناک حد تک اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے جو بہت ہی alarming ہے۔ گزشتہ حکومت نے پنجاب میں صاف پانی کا منصوبہ شروع کیا جس سے صرف چند مگرمچھ ہی اپنا پیٹ بھر سکے قوم محروم کی محروم ہی رہ گئی اور گزشتہ حکومت نے کرپشن کی عبرت آمیز مثال قائم کر دی۔

جناب سپیکر! ہم بڑھکیں نہیں مارتے، ہم دعوے نہیں کرتے، ہم جھوٹ نہیں بولتے، منافقت اور اقتدار کے حصول کی سیاست نہیں کرتے بلکہ صرف اور صرف کام اور ملکی ترقی پر یقین رکھتے ہیں ہمارے دھرنے نے عوام کو آگاہی دی ہے

شکوہ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

جناب سپیکر !اس بجٹ کی منصفانہ تقسیم ہر شعبہ میں ایک بہترین مثال ہے اگر اتنے اقدامات کے بعد بھی اپوزیشن جو آج یہاں پر موجود نہیں ہے اور ہم خالی بنچز کو دیکھ رہے ہیں وہ اگر خوش نظر نہیں آتے یا اُن کو کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی تو کیا انہیں اپنی کارکردگی بھول گئی ہے جب وہ عرصہ دراز تک حکومت میں رہے۔ ماضی قریب کی چند مثالیں قند مکرّر کے طور پر پیش کرتی ہوں۔ میٹرو بس سروس کا منصوبہ بے قاعدگیوں سے اٹا ہوا ہے، راولپنڈی میٹرو بس سروس نے راولپنڈی اور اسلام آباد کا حلیہ بگاڑ دیا مگر فوائد اپنے ہدف کے قریب تک نہ پہنچ سکے اورنج لائن رین سروس نے 1.6 بلین ڈالرز کا قرض قوم کے سر پر چڑھا دیا ہے وہ قوم جو پہلے ہی قرضے کی دلدل میں گردن تک دھنسی ہوئی ہے۔ اتنا قیمتی منصوبہ شروع کرنے سے پہلے کیا کسی شخص نے Cost Benefit Analysis کیا تھا، کیا کسی نے زحمت کی تھی کہ اس منصوبہ کا internal rate of return یعنی IRR نکالا جائے اور کیا میٹرو صرف لاہور میں چلے؟ گوجرانوالہ، شکر گڑھ، گجرات، نارووال، سیالکوٹ tax pay کریں اور میٹرو سروس صرف لاہور میں اور وہ بھی خسارے میں جائے۔

جناب سپیکر! اپوزیشن نے تہیہ کر لیا ہے بلکہ قسم کھائی ہے کہ ہماری حکومت کی ہر قدم کی نفی کی جائے گی خواہ یہ اقدام صوبے اور قوم کے مفاد میں ہی کیوں نہ ہو ان کے اس بیمار ذہنی رویے پر صرف غالب کا ایک شعر پیش کر سکتی ہوں:

ہر اک بات پر کہتے ہو تم کہ "تو کیا ہے"
تمہیں کہو یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ نئے نعرے کے ساتھ "تبدیلی زندہ باد پاکستان پائندہ باد۔"

جناب سپیکر: جی، رئیس نبیل احمد!

رئیس نبیل احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے گزارشات پیش کرنے کا موقع دیا۔ ساؤتھ پنجاب شروع سے محرومیوں کا شکار رہا ہے لیکن ہم اس دفعہ بڑے خوش تھے کہ ہمارے معزز وزیر خزانہ ساؤتھ پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں، ہمارے وزیر اعلیٰ بھی ساؤتھ پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بجٹ دیکھنے کے بعد، بجٹ بک پڑھنے کے بعد مجھے بڑی تکلیف اور غم ہوا کہ ساؤتھ پنجاب کو پھر سے محرومی کی طرف دھکیلا گیا ہے، معزز وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر میں تنقید تو بہت کی کہ گزشتہ حکومت نے ناقص پالیسیاں بنائیں۔

جناب سپیکر میں معزز وزیر خزانہ سے یہ پوچھتا ہوں کہ انہوں نے جو صوبہ محاذ کی آواز اُٹھائی تھی، صوبہ محاذ کا نام لیا اس ایوان میں بھی پہنچے اِنہوں نے ساؤتھ پنجاب کے لئے اس بجٹ میں کیا رکھا ہے؟ میں اگر اپنے حلقے کی بات کروں میں ایک بڑے پسماندہ علاقے اور حلقے سے تعلق رکھتا ہوں اور ہمارا حلقہ بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ پچھلی حکومت نے بھی ہمیں ہمیشہ کسی بھی ترقیاتی بجٹ کا حصہ نہیں دیا یہ تیسری دفعہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی سے میرے خاندان کو اس حلقے کی نمائندگی کا موقع مل رہا ہے اور ہم اس امید کے ساتھ تھے کہ معزز وزیر خزانہ ہمیں ضرور حصہ بھی دیں گے اور ہمارے ساتھ مشاورت بھی کریں گے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چاہئے ہم اپوزیشن میں ہیں لیکن جو ہمارے حلقے کے لوگ ہیں وہ بھی پاکستانی ہیں، وہ بھی ٹیکس دیتے ہیں اور اُسی ٹیکس سے یہ بجٹ بنایا جاتا ہے میرے حلقے کے لوگوں کو بھی بنیادی سہولیات دینا ان کا right بنتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر! میرے حلقے میں ایسی جگہیں موجود ہیں جہاں پر وہاں کے لوگ ہیپاٹائٹس جیسے مرض میں مبتلا ہیں، ہسپتالوں جیسی بنیادی سہولیات موجود نہیں ہیں، کئی ایسی جگہیں ہیں جہاں پرائمری سکول تک موجود نہیں ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ جو صاف پانی کا پراجیکٹ چلایا گیا ہے جو ہم تک کبھی نہیں پہنچا ہے۔

جناب سپیکر! اس حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ میرے حلقہ میں پانی ایک بنیادی مسئلہ ہے بلکہ میرے قریبی حلقوں میں بھی یہی پانی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے ہمیں صاف پانی میں حصہ دیا جائے تاکہ ہمارے جو نوجوان بھائی ہیں، ہماری بہنیں ہیں، بیٹیاں ہیں جو اس طرح کے مرض میں مبتلا ہیں اُن کو اس سے بچایا جاسکے۔ ساتھ ہی گزارش کرتا ہوں کہ ہسپتال جیسی بنیادی سہولت جو میرے حلقے میں نہیں ہے اور جب میرے حلقے میں اگر کسی کو کوئی ایسی serious بیماری ہو جائے تو اُس کو ساٹھ ستر کلو میٹر دور رحیم یار خان کا سفر کرنا پڑتا ہے اور غریب لوگوں کے لئے وہ سفر کرنا بہت ہی مشکل ہے۔

جناب سپیکر! معزز وزیر خزانہ آگئے ہیں تشریف فرما ہیں میں آپ کے توسط سے اُن سے گزارش کروں گا اور وزیر اعلیٰ سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ بھی ساؤتھ پنجاب کے ایک remote حلقے سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ ان محرومیوں سے باخوبی واقف ہیں کہ ہمارے حلقے، ہمارے علاقے کتنے مسائل سے دو چار ہیں مگر گزشتہ حکومتوں نے کبھی ان چیزوں پر فوکس نہیں کیا۔ ہم آپ سے، منسٹر صاحب سے اور وزیر اعلیٰ سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ ہمارے حلقوں میں ہمارے علاقوں میں مہربانی فرما کر جو گزشتہ حکومتوں نے زیادتیاں کی ہیں آپ نہیں کریں گے۔ بہت مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب احمد شاہ کھگہ!

جناب احمد شاہ کھگہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس بہترین اور مناسب بجٹ پیش کرنے پر ہمارے معزز وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ اور پوری ٹیم کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں چند گزارشات اپنے حلقے کے بارے میں کرنا چاہتا ہوں کہ میرا حلقہ ضلع پاکپتن پی پی۔193 پسماندہ علاقہ ہے۔ آج سے دس سال پہلے جو ترقیاتی کام آپ کی وزارت اعلیٰ کے دور میں ہوا تھا وہی کام ہوا ہے اُس کے بعد پچھلے دس سال میرا حلقہ تقریباً محروم رہا ہے وہاں کوئی فنڈ نہیں دیا گیا۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے خاص کر میرے حلقے کو ٹارگٹ بناتے ہوئے ایک روپے کا بھی فنڈ نہیں جاری کیا۔

جناب سپیکر! تعلیم کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں۔ جناب چیف منسٹر پنجاب کی موجودگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے حلقے میں ایک بہت بڑا قصبہ ہے جس کو شہر ملکہ ہانس کہتے ہیں جہاں بیٹھ کر ہیر وارث شاہ لکھی گئی اُس کی آبادی تقریباً ڈیڑھ لاکھ پر مشتمل ہے وہاں

لڑکیوں کا اور لڑکوں کا ڈگری کالج بنایا جائے تاکہ یہ محرومی ختم ہو۔ وہاں سے بچیاں اور بچے پاکپتن شہر یا ساہیوال شہر جاتے ہیں جو تقریباً آنے جانے کا ساٹھ کلو میٹر بنتا ہے اور خاص کر جب بچیاں پڑھنے جاتی ہیں تو پھر اُن کے ساتھ اُن کے والد یا بھائی کو جانا پڑتا ہے تو اس ڈیوٹی سے بعض بچے اور بچیاں گھر بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے ملکہ ہانس میں دونوں کالجز بنائے جائیں اور ایک نورپور تحصیل ہے وہاں پر بھی دونوں ڈگری کالجز لڑکوں اور لڑکیوں کے بنائے جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے بہت سے سکول ایسے ہیں جن کی بلڈنگز آج سے بیس سال پہلے بن چکی تھیں جن سکولوں کے بارے میں عرض کروں گا کہ مڈل اور پرائمری سکولز بھی ہیں بلکہ ان کی عمارتیں خراب ہو رہی ہیں۔ وہاں اجراء کی ضرورت ہے اور اجراء کر کے ٹیچر لگائے جائیں تاکہ ان سکولوں میں بچے اور بچیاں پڑھ سکیں۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ صحت کے معاملے میں بہت پیچھے ہے۔ ہمارا ایک ہی ہسپتال ہے جو کہ ضلع میں ہے ان چھوٹی جگہوں میں بھی ہسپتال بنائے جائیں تاکہ وہاں شہر میں رش نہ ہو اور لوگوں کو اپنی قریبی جگہوں پر صحت کی سہولیتں ملیں تاکہ صحت مند معاشرہ قائم ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہمارے وژن میں ہے کہ صحت مند کھیلوں کے لئے گراؤنڈ ہونے چاہئیں۔ اس سے پہلے میں نے جو آپ کو نام بتائے ہیں ملکہ ہانس اور چک شفیع میں سرکاری زمینیں موجود ہیں اگر وہاں کوشش کر کے گراؤنڈ بنائے جائیں بلکہ ہمارے تقریباً ہر گاؤں میں گورنمنٹ کی سرکاری زمینیں موجود ہیں لہٰذا وہاں گراؤنڈ مہیا کئے جائیں تاکہ بہترین کھیلوں کا انتظام ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہمارا ضلع کے ساتھ ایک پرانی نہر گزرتی ہے جس کو بیاس کہتے ہیں اور دریائے بیاس بھی کہتے ہیں اس کی وجہ سے زمین کا پانی گندا ہو چکا ہے۔ ہمارے ہر گاؤں میں فلٹریشن پلانٹ کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ خصوصی package دے کر ہمارے ضلع کو اس میں نمایاں نمائندگی دی جائے اور پینے کا پانی میسر کیا جائے تاکہ صحت مند معاشرہ قائم ہو سکے اور بیماریوں سے پاک ہو سکے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں زمینداروں پر آنا چاہتا ہوں۔ زمینداروں کا بہت بُرا حال ہے، معزز چیف منسٹر بھی بیٹھے ہیں اس میں، میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں محکمہ زراعت میں ایک محکمہ چل رہا ہے جن کے پاس فیلڈ اسسٹنٹ بھی موجود ہیں جنہیں پتا ہے کہ اس

آدمی کی کیا فصل ہے اور کتنی ہے۔ ہمیں ان کے ذریعے کھاد بیج اور اجناس دیئے جائیں، یہ سسٹم ہمیں بغیر سود کے دیا جائے اور ہماری فصلیں بھی وہ خود اٹھائے۔ جب ہم فصل پکا لیتے ہیں تو مکئی کا ریٹ ہمیں پانچ سو دیا جاتا ہے اور دھان کا ایک ہزار روپیہ دیا جاتا ہے لہٰذا ہم زمینداروں سے یہ اجناس خود خرید لیں جو ہم نے خرچ کیا ہو گا تو وہ کاٹ کر باقی پیسے ہمارے بنکوں میں آئیں۔ کوئی ایسا سسٹم قائم کیا جائے تاکہ یہ جو آڑھتی اور مڈل مین ہمیں کھا رہا ہے اس سے ہمیں بچایا جائے جو کہ آپ کا بھی وژن ہے۔

جناب سپیکر! اب میں نہری نظام پر آنا چاہتا ہوں ہمارے پاس بہترین نہری نظام ہے صرف پیچھے پانی کی کمی کی وجہ سے آگے پانی کم دیا جا رہا ہے تو اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ جو نہریں کچی رہ گئی ہیں ان کو پختہ کر دیا جائے تاکہ ہمارا پانی کا مسئلہ حل ہو سکے۔ اس پر خاص کر توجہ دی جائے اور میں اس کے ساتھ ہی اجازت چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب وزیر خزانہ بجٹ پر بحث کو wind up کریں گے۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی wind up speech کریں۔ اب باقی معزز ممبران اپنی تجاویز لکھ کر دے دیں اور وہ فنانس منسٹر تک پہنچا دی جائیں گی۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ budget making exercise پر discussion کا ایک بہت بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اپوزیشن جو وہ بھی بہت بڑی عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس میں اپنا فرض انجام نہیں دیا۔ جب وسائل محدود ہوں تو دونوں طرف سے رائے لی جاتی ہے تاکہ اس کا بہتر استعمال کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان کو طرز حکومت آئی اور نہ ہی یہ ایک اچھی اپوزیشن بن سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی یہ کہا تھا کہ ہم نمبرز کی gimmicks میں آئیں گے اور نہ ہی ہم عوام کو کوئی سبز باغ دکھائیں گے اور یہ کہیں گے کہ یہ بجٹ عوام کی امنگوں کا آئینہ دار ہو گا۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ موجودہ حالات اصل میں ان کی بے ضابطگیوں، fiscal mismanagement, غلط priorities کا آئینہ دار ہے۔ مگر یہ کہنے کے ساتھ صرف

میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ اس نے راہ ضرور ہموار کر دی ہے۔ انشاء اللہ ایک نیا پنجاب ایک روشن مستقبل ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ میرے فاضل ممبران نے ہمیں اپنی رائے سے مستفید کیا۔ مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ کسی نے individual بنیاد پر ذاتی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی ذاتی سکیموں پر بات نہیں کی بلکہ ٹی ایچ کیو کی بات کی اور آر ایچ سی کو بہتر کرنے کی بات کی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس اسمبلی کے اندر جو سوچ ہے وہ common man کے لئے ہے اور انفرادی سوچ سے بالاتر ہو کر فیصلے ہو رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ایک الگ نوعیت کا بجٹ سیشن تھا اور میں اس ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ پہلے تو کاغذ کی حد تک محدود ہوتا تھا جب پری بجٹ سیشن کو بلایا جاتا تھا لیکن ہم آپ کی ہر مفید رائے کو اگلے آنے والے پری بجٹ سیشن میں ضرور وزن دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے اپنے آنے والے کل کا جو سوچا ہے اس میں صرف ساؤتھ پنجاب کی بات نہیں کر رہے ہم ایک یکساں پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔ ہم اس 95 فیصد آبادی کی بات کر رہے ہیں جو اٹک میں بھی بس رہی ہے۔ یہ بات ضرور سچ ہے کہ زیادہ اضلاع کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے مگر اس کے علاوہ ہمارے جھنگ کے دوستوں نے بھی جس طرح اظہار خیال کیا تو ہمیں احساس ہے اور ہماری آنے والی پالیسی اور اس سال کے بجٹ میں بھی regional equalization کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس کو آگے لے کر چلیں گے اور بہتری لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں ہم نے ایک نئی سمت کا تعین البتہ ضرور کر دیا ہے۔ میں اس ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی Human Development Index جس میں انسان کی حقیقی طور پر standard of living کو دیکھا جاتا ہے۔ اس میں پاکستان پھر slip کر گیا ہے اور آج 150 نمبر پر آ گرا ہے۔ دکھ کی بات یہ ہے کہ یہ UNDP میں accepted model ہے جو پوری دنیا اس کو قبول کرتی ہے اس کے بنانے والے بھی ہمارے اپنے پاکستانی محبوب الحق ہیں۔ اگر پاکستان یہ ماڈل دنیا کو دے سکتا ہے اگر ہمارے planning and development models کی مثالوں سے ساؤتھ کوریا ترقی کی مثالیں بنا سکتا ہے تو جہاں سے وہ ماڈل originate ہوا کیا ہم اس سے مستفید ہونے کا حق نہیں رکھتے؟ کیونکہ ہم نے اپنے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو صرف پی اینڈ ڈی کی حد تک محدود کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ مستقبل میں جو پلاننگ ہوگی، جو ڈویلپمنٹ ہوگی وہ outcome oriented ہوگی اس کے رزلٹ grass root level پر بھی نظر آئیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے third tier گورنمنٹ کا بھی ذکر کیا۔ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ ایک حکومت اپنی پاور دینے کو تیار ہو ہم واقعی حقیقی معنوں میں service delivery چاہ رہے ہیں تو آپ دیکھیں کہ ہم نے اس کا کہہ بھی دیا ہے اور آنے والے وقتوں میں جو لوکل گورنمنٹ سسٹم آئے گا وہ حقیقی طور پر service delivery mechanism کو بہتر طریقے سے لے جائے گا۔ ان محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اپنے چیف منسٹر، اپنی کابینہ اور اپنے سب ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے ان مشکلات کو سمجھا۔ انہوں نے نہ صرف development side کو دیکھا بلکہ میرے کابینہ کے ساتھیوں نے چیف منسٹر کی سربراہی میں اپنی expenditure side کو بھی دیکھا اور انشاء اللہ آنے والے وقت میں یہ اور دیکھتے رہیں گے اور اس کو ہم اور بہتری کی طرف لے جائیں گے۔ ہم نے 90۔ ارب روپے سے اوپر اپنے expenditure side سے بچاکر development کو دیا ہے جو یہ پانچ سے دس سال تک نہیں کر سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں حقیقت کو تسلیم کرنا چاہئے we have to accept the harsh realities that we are developing country. ہماری priorities سوشل سیکٹر ہی ہونا چاہئے۔ ہمیں ہیلتھ اور ایجوکیشن میں ایک ہنگامی بنیاد پر intervention لینی پڑیں گی۔ یہاں پر میرے جتنے فاضل دوست بیٹھے ہیں سب نے ہی صاف پانی، تعلیم اور صحت کی بات کی ہے یعنی یہاں پر کم از کم 90 فیصد لوگوں کی یہی demand ہے اور ہم نے انہیں ہی ترجیحات بناکر آگے لے کر چلنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ rising interest rate environment میں جہاں تیل کی بین الاقوامی قیمت بھی بڑھی ہے وہاں ہماری جو عوام خط غربت سے نیچے بس رہی ہے ہم نے ان کے لئے بھی social protection کے حوالے سے intervention کرنی ہے۔ ہم نے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہیلتھ سیکٹر میں ہیلتھ انشورنس کارڈ کا پروگرام شروع کیا ہے۔ ہم نے اپنے کسانوں پر focus کیا ہے کہ انہیں interest free loans دیئے جائیں اور انشاء اللہ آنے والے وقت میں اس پروگرام کو اور بڑھائیں گے۔

جناب سپیکر! ہمارا جو SME Sector ہے ہم Small and Medium Enterprise کے لئے ایک بڑا innovative support programme لے کر آئے ہیں تاکہ اگر اکنامک حالات میں کوئی down turn آتا ہے تو ہم اس میں انہیں support کر کے caution کر سکیں اور یہی ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے انشاء اللہ ہم آگے اسے اور بہتر کریں گے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی تقریر میں بھی کہا تھا اور یہ اس حکومت کی پالیسی ہے کہ ہم عقل کل نہیں ہیں بلکہ ہم collective wisdom کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں۔ایوان کو یہ محسوس ہو گا کہ ہم ان کی آراء سے مستفید ہوں گے اگر اپوزیشن سے بھی ہمیں کوئی اچھی رائے دیتا ہے تو ہم اسے بھی قبول کریں گے اور انہیں ساتھ لے کر چلیں گے۔ ہمارا یہ عہد ہے کہ ہم ذاتیات سے بالاتر ہو کر ہمارے صوبے کے حق میں جو بہتر ہو گا وہی فیصلہ کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ہاؤس کا شکر گزار ہوں بلکہ سب سے پہلے اور سب سے زیادہ تو جناب کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے جو اعلیٰ ظرفی اور صبر و تحمل دکھایا، جس طریقے سے آپ نے اس ہاؤس کو manage کیا اس پر میں اور میرے فاضل دوست سب آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انشاء اللہ آنے والا مستقبل ایک روشن پنجاب کا مستقبل ہو گا اور ایک روشن پاکستان کا مستقبل ہو گا۔ یہ کٹھن سفر تھا، یہ سخت فیصلے تھے مگر آج ہم نے یہ کر لئے ہیں۔ ہم نے ایک اچھی base set کر دی ہے اس کے بعد انشاء اللہ growth کی trajectory بھی بہت بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ ہم سب کو ساتھ لے کر collective wisdom کے ساتھ بہتر فیصلے کرتے رہیں گے۔بہت مہربانی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ کل سالانہ بجٹ کی demand for grants پر ووٹنگ ہو گی اور کل صبح 11.00 بجے اجلاس ہو گا۔اب اجلاس کل مورخہ 25-اکتوبر 2018 صبح 11.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔